



महाराष्ट्र शासन
शालेय शिक्षण व क्रीडा विभाग
राज्य शैक्षणिक संशोधन व प्रशिक्षण परिषद, महाराष्ट्र

७०८ सदाशिव पेठ, कुमठेकर मार्ग, पुणे ४११०३०

संपर्क क्रमांक (०२०) २४४७ ६९३८

E-mail: evaluationdept@maa.ac.in

Question Bank

Standard : 12th

جماعت : بارهویں

Medium : Urdu

میڈیم : اردو

Subject: Urdu Language

مضمون : اردو زبان دانی

March 2021

ہدایت :

۱- یہ سوالات کابینک صرف طلبہ کے لیے مثالی سوالیہ پرچے حل کرنے کی مشق کے لیے ہی دیے جا رہے ہیں۔

۲- اس بات کو ذہن نشین رکھیں کہ بورڈ امتحانات کے سوالیہ پرچوں میں یہی سوالات نہیں آئیں گے۔

نمونے کا سوال نامہ برائے اردو یووک بھارتی (بارہویں جماعت)

حصہ ۱- نثر- کل نمبرات [20]

سبق نمبر: ۲- سپاہی اور بٹ مار (ص ۸)

سرگرمی نمبر (1) (الف)

- [7] درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔
- (2) (۱) درج ذیل جدولی خاکہ مکمل کیجیے۔

مسلمانوں کے تہوار	ہندوؤں کے تہوار
(۱)	(۱)
(۲)	(۲)

اب سلطان سکندر کا یہ اکیسواں سنہ جلوس تھا۔ میری بیٹی بارہ برس کی ہو کر تیرھویں میں لگی تھی۔ گھر سے خبر آئی کہ اس کی سگائی اور پھر بیابان آئندہ برساتوں سے پہلے ہو جائے تو خوب ہو۔ مجھے بلایا گیا تھا کہ جا کر سب معاملات طے کر دوں۔ ہر چند کہ خداوند عالم سلطان سکندر نے شرع شریف کی پابندی پر بہت کچھ زور دیا تھا لیکن ہم ان اطراف کے گنوار مسلمانوں میں ہندوؤں کی بوباس ابھی بہت کچھ باقی تھی۔ جمعے کے سواہر دن ہم لوگ ہندوانی دھوتی پہنتے تھے۔ جمعے کو البتہ دو بر کا ڈھیلا سفید پاجامہ گاڑھے کا اور محمودی کا کرتا پہنا جاتا تھا۔ ہماری عورتیں گھر سے باہر نکلتی تھیں لیکن لمبا گھونگھٹ کاڑھ کر۔ ہر گھر میں ایک صندوق تھا جس میں دیوالی اور دسہرے اور عید، بقر عید، شہرات کے لیے روپیہ پس انداز کیا جاتا تھا۔ شادی کی رسمیں بہت کچھ ہندوانہ تھیں۔ کنیادان یا جہیز کی صورت نہ تھی لیکن لڑکے والے شادی سے پہلے منگنی لے کر ضرور آتے اور اس موقع پر شادی سے کچھ ہی کم خرچ ہوتا۔ نکاح کے بعد رخصتی (جسے ہم لوگ گون یا گونا کہتے تھے) اکثر بہت دیر سے ہوتی تھی۔ ہندوؤں کی طرح ہمارے یہاں بچکانہ شادی کا رواج تو نہ تھا لیکن منگنی، پھر نکاح پھر گون کی رسمیں کچھ نہ کچھ وقفے سے ادا ہوتی تھیں۔

جیٹھ نکل کر اشاڑھ کی آمد آمد تھی جب میں نے گھر جانے کا ارادہ کیا۔ تین ساڑھے تین سو تنکوں کا انتظام میں نے کر لیا تھا کہ مصارف شادی اس سے کم بھلا کیا ہوں گے۔ ارادہ تھا کہ شام ہونے کے پہلے لیکن عصر کے بعد چل نکلوں کہ موسم ٹھنڈا ہو چکا ہو گا۔ ایک منزل کرتے کرتے غروب آفتاب ہونے لگے گا، کہیں کوئی اچھی سرانے دیکھ کر رات گزار لوں گا اور صبح ٹھنڈے ٹھنڈے اپنے گاؤں ننگل خرد پہنچ لوں گا۔

- (2) (۲) درج ذیل جملوں کے لیے صحیح متبادل جواب تلاش کر کے لکھیے۔

(i) سلطان سکندر کا یہ.....

(الف) اکیسواں سنہ جلوس تھا۔

(ب) اکیسواں ماہ جلوس تھا۔

(ج) اکیسواں یوم جلوس تھا۔

(د) اکیسواں یوم ولادت تھا۔

(ii) مجھے بلا یا گیا تھا کہ.....

(الف) جا کر نکاح کرادوں۔

(ب) جا کر سب معاملات طے کر دوں۔

(ج) جا کر رشتہ کرادوں۔

(د) جا کر رخصتی کر دوں۔

(iii) تین ساڑھے تین سو تنکوں کا انتظام میں نے کر لیا تھا کہ.....

(الف) مصارفِ نکاح اس سے کم بھلا کیا ہوں گے۔

(ب) مصارفِ رخصتی اس سے کم بھلا کیا ہوں گے۔

(ج) مصارفِ شادی اس سے کم بھلا کیا ہوں گے۔

(د) مصارفِ ضیافت اس سے کم بھلا کیا ہوں گے۔

(iv) ایک منزل کرتے کرتے.....

(الف) طلوع آفتاب ہونے لگے گا۔

(ب) دوپہر ہونے لگے گی۔

(ج) رات ہونے لگے گی۔

(د) غروب آفتاب ہونے لگے گا۔

(3) (۳) کفایت شعاری سے متعلق ذاتی رائے تحریر کیجیے۔

سبق نمبر: ۳- شال (ص ۱۵)

سرگرمی نمبر (1) (ب)

[7] درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

(2) (۱) اقتباس سے موزوں لفظ تلاش کر کے درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

	شال پر موجود پھول	

بڑی عزیز تھی یہ شال حمیدہ کو۔ بہت دنوں سے اُس کی خواہش تھی کہ اس کے پاس ایک شال ایسی خوب صورت اور اتنی اچھی ہو کہ کسی کے پاس نہ ہو۔ اب کے اپریل میں عبید جشن بہار کے مشاعرے میں شریک ہونے سری نگر گیا تھا۔ وہیں سے یہ شال شہر کی ساری دکانیں چھان کر

وہ حمیدہ کے لیے لایا تھا۔ اس کے چوڑے حاشیے پر بہت ہی عمدہ نازک اور باریک کام بنا تھا اور بیچ والے حصے میں ہر طرح کے پھول کھلے تھے؛ گلاب و لالہ، بنفشہ و نرگس، سیوتی اور سوسن، کنول اور کوزہ۔ کتنی خوش ہوگی وہ ایسی شال پا کر۔ اس کے گالوں پر سرخی دوڑ جائے گی، اس کی آنکھوں میں ستارے چمکیں گے، اسے اوڑھ کر اٹھلائے گی اور آپ ہی آپ شرمائے گی۔

اور جب وہ لکھنؤ پہنچا تھا اور گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے یہ خوب صورت شال حمیدہ کے کندھوں پر ڈال دی تھی تو اس کے سارے خواب سچ نکلے تھے۔ وہ بوکھلا بھی گئی تھی۔ وہ مسکرائی تھی، وہ کھکھلائی تھی اور وہ بلبل کی طرح چہک بھی اٹھی تھی۔ حمیدہ نے اسے شیشے کی الماری میں رکھا اور اس میں مضبوط قفل ڈال دیا۔ یہ الماری کنجوس کے دل کی طرح ہمیشہ بند رہتی۔ بس اس کے شیشے دن میں دو دفعہ باہر سے جھاڑ دیے جاتے تھے۔ عبید نے ایک دو بار ٹوکا بھی، ”شال اوڑھنے کی چیز ہے، پرستش کی نہیں۔ ابھی گر میاں ہیں اس لیے اتنا ہی کرو کہ اسے الماری سے نکال کر دو ایک بار دھوپ دکھا دو۔ اونی ہے، کیڑاویڑا نہ لگ جائے۔“

(۲) درج ذیل کی سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔

- (۲) (i) عبید کی بیوی کا نام لکھیے۔
(ii) عبید جس جگہ گیا تھا، اس کا نام لکھیے۔
(۳) ”کنجوسی“ سے متعلق ذاتی رائے لکھیے۔

سرگرمی نمبر (1) (الف) سبق نمبر: ۵۔ لفٹنی کی مشکلیں (ص ۳۱)

- [7] درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔
(۱) درج ذیل جدولی خاکہ مکمل کیجیے۔

ڈرل کے احکامات
(۱).....
(۲).....
(۳).....
(۴).....

ہم نے ڈرل میں شرکت سے پہلے فوجی کیڈٹ کو بوٹ، پٹی، نمبر، بٹن، پیٹی، فلیش وغیرہ دکھالی تھی لیکن کمپنی کمانڈر صاحب نے ہمیں دیکھتے ہی جیسے پہچان لیا اور فرمایا، ”کیڈٹ نمبر ۱۵، کالر پر ایک سفید ڈرہ Incorrectly Dressed۔ سزا: تین ایکسٹرا ڈرل۔“ اس کے بعد ڈرل شروع ہوئی اور خوب تیزی اور تندی سے حکم ملنے لگے، ”سیدھے دیکھو۔ چھاتی باہر۔ تھوڑی اوپر بازو ہلاؤ۔ ہالٹ۔ ہلو مت، مکھی مت اڑاؤ۔ ہنسو مت“ وغیرہ وغیرہ۔

ان سب میں 'ہلومت' کے حکم پر عمل کرنا عذابِ عظیم تھا۔ سیدھے بُت بنے کھڑے ہیں کہ کان پر کھجلی محسوس ہوتی ہے۔ اب ہاتھ کو جنبش دینا جرم ہے۔ کندھا کان تک نہیں پہنچ سکتا۔ کان کا خود ہلنا منٹائے فطرت نہیں اور وہاں تک ہاتھ لے جانا منٹائے سارجنٹ نہیں۔ عین اُس وقت ایک مکھی ناک پر نازل ہوتی ہے۔ مکھی کو فنا کرنے کی بے پناہ خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے لیکن سارجنٹ سے آنکھ بچانا ہے۔ مکھی پر دست درازی کا خیال آتا ہے تو سارجنٹ گویا ہاتھ ہلانے کے خیال ہی کو دیکھ لیتا ہے اور اپنی غیر تعلیم یافتہ طبقے کی انگریزی میں چلا اٹھتا ہے، "Don't Kill No Fly" یعنی مکھی مت مارو۔ ہاتھ وہیں کا وہیں سوکھ جاتا ہے اور مکھی نہایت اطمینان سے ناک کے نشیب و فراز کا معائنہ کرتی ہے..... ایسے اشتعال انگیز حالات میں بے حرکت کھڑے رہنا صحیح معنوں میں نفس کشی تھی۔ اس وقت زندگی کی واحد خواہش صرف اتنی ہوتی کہ کب ڈرل ختم ہو اور جی بھر کر ناک اور کان کھجائیں اور بالآخر جب ڈرل ختم ہوتی اور ہم بلا خوفِ تعزیر کانوں کو چھوسکتے اور مکھیوں کو اڑا سکتے تو ہمیں محسوس ہوتا کہ کان کھجانا اور مکھی اڑانا بھی کس قدر عظیم عیاشی ہے بلکہ اسی خوشی میں وہ آبلے بھی بھول جاتے جو ان آہنی بوٹوں کے اندر ہی بننے اور پھوٹتے تھے۔

(۲) درج ذیل جملوں کے لیے صحیح متبادل جواب تلاش کر کے لکھیے۔

(i) کمپنی کمانڈر صاحب نے فرمایا.....۔

(الف) کیڈٹ نمبر ۱۵، کالر پر ایک سیاہ ذرہ

(ب) کیڈٹ نمبر ۱۵، کالر پر ایک سفید ذرہ۔

(ج) کیڈٹ نمبر ۱۵، کالر پر ایک سیاہ دھبہ

(د) کیڈٹ نمبر ۱۵، کالر پر ایک سفید دھبہ۔

(ii) کان کا خود ہلنا منٹائے فطرت نہیں اور وہاں تک ہاتھ لے جانا.....۔

(الف) منٹائے کرنل نہیں۔

(ب) منٹائے میجر نہیں۔

(ج) منٹائے کیڈٹ نہیں۔

(د) منٹائے فطرت نہیں۔

(iii) سارجنٹ گویا ہاتھ ہلانے کے خیال ہی کو دیکھ لیتا ہے اور.....۔

(الف) اپنی تعلیم یافتہ طبقے کی انگریزی میں چلا اٹھتا ہے۔

(ب) اپنی غیر تعلیم یافتہ طبقے کی اردو میں چلا اٹھتا ہے۔

(ج) اپنی غیر تعلیم یافتہ طبقے کی انگریزی میں چلا اٹھتا ہے۔

(د) اپنی تعلیم یافتہ طبقے کی اردو میں چلا اٹھتا ہے۔

(iv) ہمیں محسوس ہوتا کہ.....۔

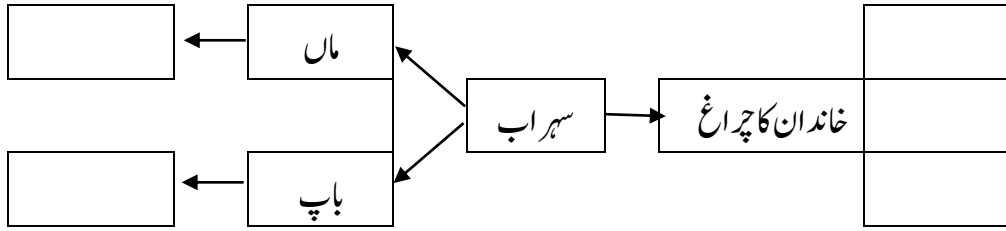
- (الف) کان کھجانا اور گال سہلانا بھی کس قدر عظیم عیاشی ہے۔
 (ب) گال سہلانا اور مکھی اڑانا بھی کس قدر عظیم عیاشی ہے۔
 (ج) کان کھجانا اور مکھی اڑانا بھی کس قدر عظیم عیاشی ہے۔
 (د) کان کھجانا اور ناک کھجانا بھی کس قدر عظیم عیاشی ہے۔

(3) (۳) اقتباس کی روشنی میں والدین کی فرماں برداری پر اظہارِ خیال کیجیے۔

سرگرمی نمبر (1) (ب) سبق نمبر: ۶- رستم و سہراب (ص ۴۰)

[7] درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

(2) (۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔



سہراب: بھاگ جا، بھاگ جا! اس دنیا سے کسی دوسری دنیا میں بھاگ جا۔ تو نے سام و نریمان کے خاندان کا چراغ بجھا دیا ہے..... تاریک جنگلوں میں، پہاڑوں کے غاروں میں، سمندر کی تہ میں، تو کہیں بھی جا کر چھپے لیکن میرے باپ رستم کے انتقام سے نہ بچ سکے گا۔
 رستم: (چونک کر کھڑا ہو جاتا ہے) کیا کہا؟ تو رستم کا بیٹا ہے؟
 سہراب: ہاں۔

رستم: تیری ماں کا نام؟

سہراب: تمہینہ۔

رستم: تیرے اس دعوے کا ثبوت؟

سہراب: اس بازو پر بندھی ہوئی میرے باپ رستم کی نشانی۔

رستم: جھوٹ، غلط، تو دھوکا دے رہا ہے۔ مجھے پاگل بنا کر اپنے قتل کا انتقام لینا چاہتا ہے۔ (گھبراہٹ کے ساتھ سہراب کے بازو کا کپڑا پھاڑ کر اپنا دیا ہوا مہرہ دیکھتا ہے) وہی مہرہ، وہی نشانی (سرپیٹ کر) کیا کیا! کیا کیا! اندھے، پاگل، جلاد، یہ کیا کیا!..... شیر جیسا خون خوار، بھیڑیے جیسا ظالم، رپچھ جیسا موذی، حیوان بھی اپنی اولاد کی جان نہیں لیتا لیکن تو انسان ہو کر حیوان سے زیادہ خونخوار اور جہنم سے زیادہ بے رحم بن گیا۔

(2) (۲) درج ذیل سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔

(i) رستم کا گھبراہٹ میں کیا جانے والا عمل لکھیے۔

(ii) رستم نے خود کو جن الفاظ میں کوسا، انھیں تحریر کیجیے۔

(3) (۳) والدین کی شفقت پر اظہارِ خیال کیجیے۔

سبق نمبر: ۷- دیوارِ چین کے سایے میں (ص ۴۸)

سرگرمی نمبر (1) (الف)

- [7] درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔
- (2) (۱) اقتباس سے موزوں لفظ تلاش کر کے درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

	شہر ممنوعہ کی خصوصیات	

شام تین بجے میزبانوں نے 'شہر ممنوعہ' کی سیر کا پروگرام رکھا تھا جو بیجنگ شہر کے تاریخی عجائب میں سے ہے۔ یہ دراصل عظیم الشان شاہی محلات پر مشتمل چین کے منگ خاندان کے بادشاہوں کا بنایا ہوا ایک وسیع و عریض قلعہ ہے۔ اس کے تمام چھوٹے بڑے کمروں کی مجموعی تعداد نو ہزار نو سو ننانوے ہے۔ اسے شہر ممنوعہ اس لیے کہتے ہیں کہ بادشاہوں کے زمانے میں یہاں عام آدمی کا داخلہ ممنوع تھا۔ قلعے کے گرد ایک زبردست فصیل ہے اور اس کے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہونے کے بعد یکے بعد دیگرے سولہ عالی شان محلات ہیں۔ ہر محل کے مرکزی حصے میں زمین سے تقریباً دو منزل کے برابر کرسی دے کر ایک پر شکوہ اور خوب صورت ہال صنوبر کی لکڑی سے بنایا ہوا ہے۔ اس کے سامنے سیڑھیوں اور فواروں کے بعد وسیع و عریض صحن ہے اور دائیں بائیں جانب کمروں کی ایک طویل قطار۔

۶ نومبر کی صبح میزبانوں نے شہرہ آفاق دیوارِ چین کی سیر کا پروگرام رکھا تھا۔ اس تاریخی عجوبے کو دیکھنے کا اشتیاق ہمیں بھی تھا۔ چنانچہ صبح اٹھ بجے ہم اپنی رہائش گاہ سے تین کاروں میں روانہ ہوئے۔ ارکان وفد کے علاوہ چائنا اسلامک ایسوسی ایشن کے نائب سیکریٹری جنرل شیخ سلیمان اور انجمن کے بعض دوسرے حضرات بھی ہم سفر تھے۔ بیجنگ یونیورسٹی میں اردو کے استاد مسٹر خوبن جو ایک چینی ہیں لیکن اردو بڑی روانی سے بولتے ہیں اور اردو کے ٹیٹ محاوروں اور ادبی اسالیب سے بھی حیرت ناک حد تک آگاہ ہیں، اس پورے سفر میں ہماری ترجمانی اور رہنمائی کے لیے ہر وقت ساتھ رہے۔ انھوں نے سفر کے ہر مرحلے میں ہمیں آرام پہنچانے اور ہماری ضروریات پوری کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

- (2) (۲) درج ذیل جملوں کے لیے صحیح متبادل تلاش کیجیے۔

(i) شہر ممنوعہ دراصل عظیم الشان شاہی محلات پر مشتمل چین کے منگ خاندان کے.....

(الف) شہنشاہوں کا بنایا ہوا وسیع و عریض قلعہ ہے۔

(ب) بادشاہوں کا بنایا ہوا وسیع و عریض محل ہے۔

(ج) راجاؤں کا بنایا ہوا وسیع و عریض محل ہے۔

(د) بادشاہوں کا بنایا ہوا وسیع و عریض قلعہ ہے۔

(ii) اسے شہر ممنوعہ اس لیے کہتے ہیں کہ.....

(الف) بادشاہوں کے زمانے میں یہاں عام آدمی کا داخلہ ممنوع تھا۔

(ب) بادشاہوں کے زمانے میں یہاں ہر آدمی کا داخلہ ممنوع تھا۔

(ج) بادشاہوں کے زمانے میں یہاں عام آدمی پر پابندی تھی۔

(د) بادشاہوں کے زمانے میں یہاں خواتین کا داخلہ ممنوع تھا۔

(iii) مرکزی دروازے سے اندر داخل ہونے کے بعد یکے بعد دیگرے.....

(الف) سولہ عالیشان دروازے ہیں۔

(ب) سولہ عالیشان محلات ہیں۔

(ج) سولہ عالیشان کمرے ہیں۔

(د) سولہ عالیشان گنبد ہیں۔

(iv) بیجنگ یونیورسٹی میں اردو کے استاد مسٹر خوبن جو ایک چینی ہیں لیکن.....

(الف) چینی بڑی روانی سے بولتے ہیں۔

(ب) فارسی بڑی روانی سے بولتے ہیں۔

(ج) عربی بڑی روانی سے بولتے ہیں۔

(د) اردو بڑی روانی سے بولتے ہیں۔

(۳) عجائب گھر پر اپنے خیالات قلم بند کیجیے۔

(3)

سبق نمبر: ۸- بگل بردار (ص ۵۵)

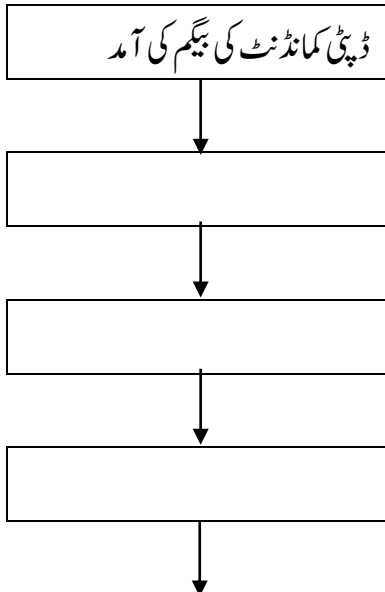
سرگرمی نمبر (1) (ب)

[7]

درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

(2)

(۱) درج ذیل جدولی خاکہ مکمل کیجیے۔





تھوڑی دیر میں بیگمات کی آمد شروع ہوگئی۔ ایک دوسرے سے سلام دعا کرتے وہ کرسیوں پر بیٹھنے لگیں۔ آدھی سے زیادہ کرسیاں بھر گئیں۔ اتنے میں ڈپٹی کمانڈنٹ کی بیگم اندر آئی۔ انتظام کرنے والے ان کی طرف دوڑ گئے۔ جھک جھک کر آداب بجالائے اور ان کے لیے نشست تلاش کرنے لگے۔ ان کی گھومتی نظریں اس پر آن لگیں۔ وہی جس نے اسے صوفے سے اٹھایا تھا، پاس آیا اور بولا، ”یہاں ڈپٹی صاحب کی بیگم بیٹھیں گی۔ آپ پیچھے چلی جائیں۔“ اسے لگا جیسے کسی نے اسے تالاب میں غوطہ دے کر باہر نکال لیا ہے۔ کچھ کہے بغیر پسینہ پونچھتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔ آدھی سے زیادہ قطاریں بھر گئی تھیں۔ وہ ایک خالی قطار کے کونے میں جا بیٹھی۔ فنکشن شروع ہونے میں ابھی دیر تھی اور مہمان ابھی آ رہے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ قطار بھی بھر گئی۔ اس سے پچھلی دو قطاروں میں بھی خواتین بیٹھ گئیں۔ اتنے میں کوارٹرماسٹر کی بیوی اندر آئی۔ عہدے کے اعتبار سے تو اس کا خاوند نائب صوبیدار تھا لیکن راشن اور دوسری چیزوں کے لیے سب کو کوارٹرماسٹر کی خوشامد کرنا پڑتی تھی۔ اسے دیکھ کر انتظامیہ کے سارے لوگ اس کی طرف بڑھے اور ساتھ ہی اس کے لیے نشست کی تلاش شروع ہوگئی۔

- (۲) درج ذیل سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔
- (۱) پچھلی دو قطاروں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے بارے میں لکھیے۔
- (۲) کوارٹرماسٹر کی بیوی کے اندر آنے کے بعد کے حالات کے بارے میں لکھیے۔
- (۳) مہمان نوازی سے متعلق ذاتی رائے تحریر کیجیے۔

سرگرمی نمبر (1) (ج)

غیر درسی اقتباس

- [6] درج ذیل غیر درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔
- (1) درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

۱۸۷۵ء		۱۸۶۳ء
	سر سید احمد خاں کے عملی سرگرمیاں	
۱۸۸۶ء		۱۸۷۰ء

کسی قوم، ملک اور زبان کی زندگی میں ایسی شخصیات شاذ ہی پیدا ہوتی ہیں جو اپنا وسیع دائرہ اثر رکھتی ہوں جو نہ صرف ان کے اپنے عہد پر محیط ہو بلکہ بعد کی کئی نسلوں کو بھی متاثر کر سکے۔ سر سید احمد خان اردو زبان و ادب کی ایسی ہی ہمہ گیر شخصیت ہیں جنہوں نے نہ صرف اپنے عہد کو متاثر کیا بلکہ آج تک ان کے افکار، خیالات اور نظریات قوم و ملک کے لیے مشعل راہ ثابت ہو رہے ہیں۔

سر سید احمد خان نے ادب، سیاست، معاشرت، اصلاح، اخلاقیات، تعلیم اور مذہب ہر میدان میں قوم کی بھی خواہی کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ انھوں نے مسلمانوں میں ملی بیداری کے تئیں جو کارہائے نمایاں انجام دیے وہ ان کی شخصیت کا سب سے روشن باب ہے۔ قومی خدمت کو اپنا شعار بنانے والے سر سید احمد خان نے ابتدائی مراحل میں مراد آباد اور غازی پور میں مدارس قائم کیے۔ ۱۸۶۳ء میں سائنٹفک سوسائٹی کی بنیاد ڈالی جس کا مقصد مغربی زبانوں کی کتابوں خصوصاً سائنس اور ریاضی کی کتابوں کا اردو ترجمہ کرنا تھا۔ اس قدم سے اردو زبان کی ترقی و وسعت میں حیرت انگیز اضافہ ہوا۔ ۱۸۶۹ء میں سر سید اپنے بیٹے سید محمود کے پاس لندن گئے۔ وہاں کے تعلیمی نظام اور صحافتی میدان کا گہرائی سے مطالعہ کر کے اپنے لیے چند اہداف مقرر کیے۔ ۱۸۷۰ء میں وطن واپسی پر رسالہ 'تہذیب الاخلاق' جاری کیا جس میں انگریزی اخبار 'گارڈین' کا عکس صاف نظر آتا تھا۔ تہذیب الاخلاق نے سر سید کے مشن کو آگے بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا اور نئی نسل کی ذہنی پرورش کا اہم ذریعہ ثابت ہوا۔ ۱۸۷۵ء میں سر سید احمد خان نے علی گڑھ میں محمدن اینگلو اورینٹل اسکول قائم کیا جو ۱۸۷۷ء میں کالج اور ۱۹۲۰ء میں یونیورسٹی کے درجے کو پہنچا۔ اس طرح سفر لندن میں کیمبرج کی طرز پر کسی ادارے کا دیکھا گیا خواب بھی پورا ہوا۔ ۱۸۸۶ء میں تعلیمی ضرورت کے لیے محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا قیام عمل میں آیا۔ اب سر سید احمد خان کا مشن اتنا توانا ہو چکا تھا کہ ملک کے دوسرے علاقوں میں بھی اس طرح کے اداروں کے قیام کی کوششیں ہونے لگیں۔ سر سید احمد خان کی خوش قسمتی کہ انھیں ایسے مخلص اور بے لوث رفقا کی جماعت میسر آئی جس نے ان کے تعلیمی بیداری مشن کو نہایت خوش اسلوبی سے آگے بڑھایا۔ ان کے اسلوب اور طرز نگارش کو عام کرنے کی سعی و جہد کی اور اس تحریک کو ملک بھر میں عام کرنے کے لیے اپنا سب کچھ لگا دیا جو سر سید لے کر اٹھے تھے۔

(۲) ہدایت کے مطابق ذخیرہ الفاظ کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

(i) صفت 'شخصیت' کے لیے درج ذیل متبادلات سے اسم تلاش کر کے لکھیے۔

الف) شخص (ب) تشخص (ج) شخصیات (د) تشخیص

(ii) درج ذیل ذخیرہ الفاظ سے غیر متعلقہ لفظ تلاش کر کے لکھیے۔

الف) شعر (ب) شعار (ج) اشعار (د) شعریت

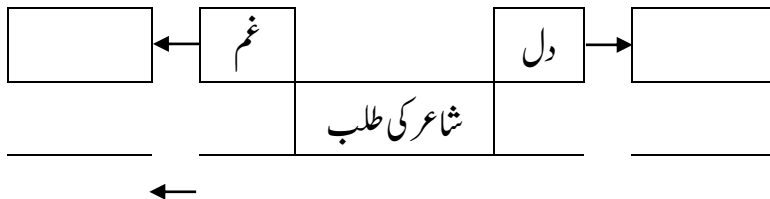
(۳) "تعلیم ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔" اس پر اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔

حصہ ۲۔ نظم / غزل / قطعہ / رباعی۔ کل نمبرات [16]

سرگرمی نمبر (2) (الف) نظم نمبر: ۱۔ میری دعا (ص ۷۲)

[6] درج ذیل درسی نظم کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

(۱) درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔





تو وہ ہے جو ہر ایک کی بگڑی سنوار دے
 کونین میں ذلیل نہ کر سب کے روبرو
 تیرا یہ حکم، مانگ ہر ایک چیز مجھ سے مانگ
 دل کو مرے ہر ایک طرح مطمئن بنا
 آنکھوں کو ایسی لذت دیدار ہو نصیب
 محفوظ رکھ فریب سفید و سیاہ سے
 دنیا میں کچھ بھی قدر محبت نہیں رہی
 داتا کی شان یہ ہے کہ جاری ہو اس کی دین
 مطلب سمجھ میں آئے بقائے دوام کا
 میں بار بار مانگوں جو درکار ہو مجھے
 حسن طلب میں مجتہد عصر ہے صفی

میری مراد بھی، مرے پروردگار، دے
 ایمان و عیش و دولت و عز و وقار دے
 میری دُعا کہ دے، مرے پروردگار، دے
 غم دے تو غم کے ساتھ کوئی غمگسار دے
 ہر دم جو مجھ کو کیفِ مئے خوشگوار دے
 گردش نہ مجھ کو گردشِ لیل و نہار دے
 نالہ جگر گداز و آنفَس شعلہ بار دے
 سائل کا شیوہ یہ ہے کہ دامن پیار دے
 ایسا سبق یہ زندگیِ مستعار دے
 اور اپنے فضل سے تو مجھے بار بار دے
 وہ تجھ سے ایک مانگے، تو اُس کو ہزار دے

(2) درج ذیل فقروں کے لیے نظم کی روشنی میں صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔ (۲)

(i) خدا کی صفت.....

الف) خراب حال درست کرنا

ب) پریشانی دور کرنا

ج) آسودہ حال کرنا

د) بگڑی سنوارنا

(ii) سائل کا شیوہ.....

الف) دامن سمیٹ لے

ب) دامن پیار دے

ج) ہاتھ پیار دے

د) ہاتھ سمیٹ لے

(iii) زندگیِ مستعار کا سبق.....

الف) ہمیشہ کی زندگی کا مفہوم سمجھ میں آئے

ب) عارضی زندگی کا مفہوم سمجھ میں آئے

(ج) ہمیشہ کی زندگی کا مفہوم سمجھ میں نہ آئے

(د) عارضی زندگی کا مفہوم سمجھ میں نہ آئے

(iv) گردشِ لیل و نہار.....

(الف) خرابی قسمت، مصیبت، پریشانی

(ب) دن رات کی گردش

(ج) دن رات گھومنا

(د) دن اور رات

(2) (3) درج ذیل شعر کی استحضانی وضاحت کیجیے۔

دنیا میں کچھ بھی قدرِ محبت نہیں رہی نالہ جگر گداز و نفسِ شعلہ بار دے

نظم نمبر: ۲۔ خیر صفاتِ رسولؐ (ص ۷۵)

سرگرمی نمبر (2) (الف)

(2)

(1) درج ذیل خاکہ مکمل کیجیے۔

	اوصافِ رسولؐ	

اُن سے پہلے کس نے دیکھے رحمت کے یہ رنگ
لب پہ دعاؤں کی خوشبو ہے، جسم پہ بارشِ سنگ
راہ میں کانٹے بچھانے والے پائیں دعا کے پھول
خیر صفاتِ رسولؐ

اُن سے حسنِ خلق عبارت، وہ ہی نورِ سُبُل
خیر کا مرجع، رحم کا پیمان یعنی ختمِ رُسُل
عفو، محبت اور سچائی جن کے خاص اُصول
خیر صفاتِ رسولؐ

حسنِ عمل کی بات نہیں ہے، یہ ہے کرم کی بات
حرف صدائیں دیتے ہیں جب لکھتا ہوں میں نعت

لکھواتے ہیں مجھ سے، مدحت ہوتی ہے مقبول

خیر صفات رسولؐ

(2) (۲) درج ذیل کے لیے نظم کی مدد سے صحیح متبادل کا انتخاب کر کے لکھیے۔

(i) پہلے بند میں آپؐ کی زندگی سے متعلق بیان کیا گیا واقعہ.....

الف) واقعہ معراج

ب) واقعہ طائف

ج) واقعہ فتح مکہ

د) صلح حدیبیہ

(ii) آپؐ کی زندگی کے خاص اصول.....

الف) عفو، محبت اور سچائی

ب) رحمت، دعا اور پھول

ج) نور، خلق اور رحم

د) عمل، صدا اور رحمت

(iii) راہ میں کانٹے بچھانے والوں کے لیے آپؐ کے ذریعے.....

الف) نصیحتیں ملتی تھیں۔

ب) تاکید ملتی تھی۔

ج) پھول ملتے تھے۔

د) تاکید نہ ملتی۔

(iv) جب شاعر نعت لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو.....

الف) بہت غور و فکر کرنا پڑتا ہے۔

ب) احتیاط سے لکھنا پڑتا ہے۔

ج) حروف و الفاظ کی آمد ہوتی ہے۔

د) الفاظ ذہن میں نہیں آتے۔

(۳) درج ذیل کی استفسانی وضاحت کیجیے۔

حسن عمل کی بات نہیں ہے، یہ ہے کرم کی بات

حرف صدائیں دیتے ہیں جب لکھتا ہوں میں نعت

لکھواتے ہیں مجھ سے، مدحت ہوتی ہے مقبول

نظم نمبر: ۵۔ تیغ دو پیکر (ص ۸۶)

سرگرمی نمبر (2) (الف)

(۱) درج ذیل شکی خا کہ مکمل کیجیے۔

02

	مانند			رنگ	
		سپر	شمشیر		
	ہاتھ			شاخ	

اکبر نے جوں ہی میان سے تلوار کو کھینچا اس تیغ نے میدان میں دکھایا یہ تماشا
جوں برق تڑپ کر جو گئی تا سرا اعدا گہہ سر کو، گہہ ہاتھ کو، گہہ پاؤں کو کاٹا

کلڑے تن کفار کے اک جا پہ نہیں تھے
تھا سر تو کہیں، ہاتھ کہیں، پاؤں کہیں تھے

اک جا پہ وہ تلوار نہ دیتی تھی دکھائی جوں مرگِ مفاجات، ادھر آئی، ادھر آئی
ہونے لگی جو لشکرِ اعدا کی صفائی ہر طائرِ جاں کرنے لگا تن سے جدا آئی

تھا شور کہ اس تیغ سے عبرت کا محل ہے
تلوار نہیں یہ، پر شہبازِ اجل ہے

اس صف کے سرے پر جو چلی تیغ دو پیکر دم تیغ دو دم نے لیا اس صف کے سرے پر
پھر دوسری صف پر جو چلی واں سے پلٹ کر باقی کسی دشمن کے بدن پر نہ رہا سر

گہہ طارمِ اعلیٰ پہ، گہہ فرقِ لعمیں پر
گہہ فرقِ زمیں، گہہ بہ سر گاؤ زمیں پر

02

(۲) درج ذیل فقروں کے لیے نظم کی روشنی میں صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔

(i) تلوار کے وار سے.....

(الف) سرتن سے جدا ہونے لگے

(ب) روح تن سے جدا ہونے لگی

(ج) پرندوں کے سرتن سے جدا ہونے لگے

(د) پرندے کی جان جسم سے جدا ہونے لگی

(۲) تلوار نہیں.....

(الف) موت کا پرندہ ہے

(ب) موت کی آواز ہے

(ج) موت کی علامت ہے

(د) موت کے پرندے کا پر ہے

(iii) دشمنوں کے سر پر تلوار.....

(الف) بجلی کی طرح گری

(ب) موت بن کر آئی

(ج) بجلی کی طرح گرجی

(د) موت کے فرشتے کی طرح آئی

(iv) میدانِ جنگ میں تلوار.....

(الف) گھوڑے کی طرح ادھر ادھر دوڑ رہی تھی

(ب) موت کی طرح منڈلا رہی تھی

(ج) اتفاقی موت کی طرح ادھر ادھر جا رہی تھی

(د) موت کے فرشتے کی طرح ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی

(۳) تیسرے بند کی استحصانی وضاحت کیجیے۔

02

نظم نمبر: ۵۔ تیغ دو پیکر (ص ۸۶)

سرگرمی نمبر (2) (الف)

(1) درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

02

	تیغ کے لیے استعمال کیے گئے الفاظ	

اس صف کے سرے پر جو چلی تیغ دو پیکر
دم تیغ دو دم نے لیا اس صف کے سرے پر
پھر دوسری صف پر جو چلی واں سے پلٹ کر
باقی کسی دشمن کے بدن پر نہ رہا سر

گہ طارم اعلیٰ پہ ، گہے فرق لعینوں پر
گہ فرق زمیں ، گہ بہ سر گاؤ زمیں پر

شمشیر جو تھی رنگ میں الماس کی تمثال
مرجان کی تھی شاخ کہ بس خوں سے ہوئی لال
تیروں کے لعینوں کے تو اتر پہ چلے بھال
مانند زرہ تھیں سپریں ہاتھوں میں غربال

تھی چشم زرہ پوش شجاعت کے جو یل میں
اک دم میں گرفتار ہوئے دام اجل میں

وہ تیغ بلندی سے جو آتی سوئے پستی
پستی میں جلا دیتی تھی وہ خرمن ہستی
ہستی کی نہ باقی رہی نامردوں کو مستی
مستی انھیں پر خواب اجل کی ہوئی پستی

جس طرح سے گرتی تھی انبوہ کے اوپر
بجلی بھی تڑپ کر نہ گرے کوہ کے اوپر

(۲) درج ذیل فقروں کے لیے نظم کی روشنی میں صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔

(i) تیغ جب مایل بہ پستی ہوتی تو.....

(الف) کھلیان کو جلا دیتی

(ب) خرمن کو جلا دیتی ہے

(ج) زندگی کے خرمن کو جلا دیتی

(د) تن کو جلا دیتی

(ii) بزدل دشمنوں کی مستی.....

(الف) ابدی نیند میں بدل گئی

(ب) نیند میں بدل گئی

(ج) موت میں بدل گئی

(د) پستی میں بدل گئی

(iii) علی اکبر کی تلوار بجلی کی طرح.....

02

- (الف) کوہ پہ گرتی تھی
 (ب) صف پر گرتی تھی
 (ج) سروں پر گرتی تھی
 (د) دشمنوں کے ہجوم پر گرتی تھی
 (iv) علی اکبر کی تلوار کی وار سے.....
 (الف) دشمنوں کے بازو کٹ گئے
 (ب) سرتن سے جدا ہو گئے
 (ج) جسم چھلنی ہو گیا
 (د) دشمنوں کی ڈھالیں چھلنی کی مانند ہو گئیں
 (۳) دوسرے بند کی استحضانی وضاحت کیجیے۔

02

نظم نمبر: ۷۔ زندگی سے ڈرتے ہو (ص ۹۲)

سرگرمی نمبر (2) (الف)

(۱) درج ذیل شہسی خاکہ مکمل کیجیے۔

	ڈرتے ہو	

زندگی سے ڈرتے ہو
 زندگی تو تم بھی ہو، زندگی تو ہم بھی ہیں
 آدمی سے ڈرتے ہو
 آدمی تو تم بھی ہو، آدمی تو ہم بھی ہیں
 آدمی زباں بھی ہے، آدمی بیاں بھی ہے
 اس سے تم نہیں ڈرتے
 حرف اور معنی کے رشتہ ہائے آہن سے، آدمی ہے وابستہ
 آدمی کے دامن سے زندگی ہے وابستہ
 اس سے تم نہیں ڈرتے

'ان کہی' سے ڈرتے ہو
جو ابھی نہیں آئی، اس گھڑی سے ڈرتے ہو
اس گھڑی کی آمد کی آگہی سے ڈرتے ہو

02

(۲) درج ذیل فقروں کے لیے نظم کی روشنی میں صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔

(i) شاعر کے مطابق آدمی مجموعہ ہے.....

(الف) خاک و آب کا

(ب) جسم و جان کا

(ج) زبان و بیان کا

(د) روح و تن کا

(ii) آدمی سے.....

(الف) زندگی وابستہ

(ب) خوف وابستہ ہے

(ج) شاعر وابستہ

(د) آرزو وابستہ

(iii) آدمی.....

(الف) مستقبل سے ڈرتا ہے

(ب) مستقبل کے اندیشوں سے ڈرتا

(ج) موجودہ حالات سے ڈرتا ہے

(د) ماضی سے ڈرتا ہے

(iv) عصر حاضر کا انسان.....

(الف) مستقبل کے یقینی آمد سے خوف زدہ ہے

(ب) مستقبل سے منہ موڑے ہوئے ہے

(ج) ماضی میں مست ہے

(د) حال میں گم ہے

02

(۳) درج ذیل مصرعوں کی معنوی وضاحت کیجیے۔

اس گھڑی کی آمد کی آگہی سے ڈرتے ہو

جو ابھی نہیں آئی اس گھڑی سے ڈرتے ہو

غزل نمبر: ۱۔ آتش (ص ۱۰۱)

سرگرمی نمبر (2) (ب)

- [6] درج ذیل درسی غزل کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔
(2) (1) درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

	زیرِ اضافت والے مرکبات	

ادب تا چند اے دستِ ہوس، قاتل کے دامن کا
بہار اک دل کے داغوں نے دکھائی چشمِ قاتل کہ
کڑا پن آگے مردانِ خدا کے چل نہیں سکتے
درِ فردوس پر رضواں سے رخصت کون لیتا ہے
ہوئی ہے مردمِ دنیا کی صورت سے یہ بیزاری
ستایا ہے نہایت انقلابِ دہر نے ہم کہ
کیا اک آن میں تیغِ قضا نے صاف دو ٹکڑے

سنجھل سکتا نہیں اب دوش سے بوجھ اپنی گردن کہ
دہانِ زخمِ سینہ بن گیا دروازہ گلشن کہ
کفِ داؤد میں یکساں ہے عالم موم و آہن کہ
سمجھتا ہوں میں کھیل اک، پھاندنا دیوارِ گلشن کہ
گماں ہوتا ہے اپنے سایے پر بھی ہم کو دشمن کہ
رہا کرتا ہے چشمِ تر کے اوپر گوشہ دامن کہ
گماں ہی رہ گیا دشمن کو آتش، اپنے جوشن کہ

- (2) (2) درج ذیل سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔

(i) شاعر کی بیزاری کا نتیجہ لکھیے۔

(ii) شاعر جسے کھیل سمجھتا ہے، اسے لکھیے۔

- (2) (3) درج ذیل شعر کی استحصانی وضاحت کیجیے۔

کڑا پن آگے مردانِ خدا کے چل نہیں سکتا کفِ داؤد میں یکساں ہے عالم موم و آہن کا

غزل نمبر: ۳۔ جگر (ص ۱۰۵)

سرگرمی نمبر (2) (ب)

- (2) (1) درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

	زیرِ اضافت والے مرکبات	

مقاماتِ اربابِ جاں اور بھی ہیں مکاں اور بھی لا مکاں اور بھی ہیں

مکمل نہیں ہے جنونِ تجسس
یہیں تک نہیں عشق کی سیر گا ہیں
قفس توڑ کر مطمئن ہو نہ بلبل
بہت دل کے حالات کہنے کے قابل
صبا خاکِ دل سے بچا اپنا دامن
انہیں جب سے ہے اعتمادِ محبت

مسلسل جہاں در جہاں اور بھی ہیں
مہ و انجم و کہکشاں اور بھی ہیں
قفس صورتِ آشیاں اور بھی ہیں
ورائے نگاہ و زباں اور بھی ہیں
ابھی اس میں چنگاریاں اور بھی ہیں
وہ مجھ سے جگر، بدگماں اور بھی ہیں

(۲) درج ذیل سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔

(i) جنونِ تجسس مکمل نہ ہونے کا سبب بیان کیجیے۔

(ii) شاعر کے ذریعے بلبل کو دیا گیا مشورہ لکھیے۔

(۳) درج ذیل شعر کی استحضانی وضاحت کیجیے۔

یہیں تک نہیں عشق کی سیر گا ہیں
مہ و انجم و کہکشاں اور بھی ہیں

سرگرمی نمبر (2) (ب) غزل نمبر: ۴۔ فضا (ص ۱۰۷)

[6] درج ذیل غزل کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔

(2) (۱) درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

	زیرِ اضافت والے مرکبات	

سیم و گہر نہ تاج و کمر چاہیے ہمیں
زخموں سے چور چور ہیں، سب کی بصیرتیں
ہے رہوانِ شوق کو یہ بانگن بہت
اوروں سے مختلف ہے ہمارا معاملہ
تم شوق سے خلاؤں کی پیائشیں کرو
یہ ذات کا طلسم، یہ بے منظری کی دھند
تیشہ زنی تو شیوہا، ہلِ قلم نہیں
کیوں اے فضا چراغِ جلاں چراغ سے

دادِ ہنر، بہ طرزِ دگر چاہیے ہمیں
کس سے کہیں، شعورِ نظر چاہیے ہمیں
چہرے پہ بس غبارِ سفر چاہیے ہمیں
شوریدہ سر ہیں، دشت میں گھر چاہیے ہمیں
اپنی زمیں پہ راہ گزر چاہیے ہمیں
یوں ہے کہ چشمِ خویش نگر چاہیے ہمیں
ہیرے تراشنے کا ہنر چاہیے ہمیں
خورشید اپنا، اپنی سحر چاہیے ہمیں

- (۲) درج ذیل سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔
 (i) چشمِ خویش نگر کا مطلب لکھیے۔
 (ii) رہروان شوق کے بانگپن کے متعلق لکھیے۔
 (۲) درج ذیل شعر کی استحصانی وضاحت کیجیے۔

زخموں سے چور چور ہیں، سب کی بصیرتیں کس سے کہیں شعورِ نظر چاہیے ہمیں

غزل نمبر: ۵۔ پروین شاکر (ص ۱۰۹)

سرگرمی نمبر (۲) (ب)

- (۲) درج ذیل شکی خا کہ مکمل کیجیے۔

	غزل کے قافیے	

اپنی ہی صدا سنوں کہاں تک
 ہر بار ہوا نہ ہو گی در پر
 دم گھٹتا ہے، گھر میں جس وہ ہے
 پھر آ کے ہوائیں کھول دیں گی
 ساحل پہ سمندروں سے بچ کر
 تنہائی کا ایک ایک لمحہ
 سکھ سے بھی تو دوستی کبھی ہو
 منسوب ہو ہر کرن کسی سے
 آنچل مرے بھر کے پھٹ رہے ہیں
 جنگل کی ہوا رہوں کہاں تک
 ہر بار مگر اٹھوں کہاں تک
 خوشبو کے لیے رکوں کہاں تک
 زخم اپنے رفو کروں کہاں تک
 میں نام ترا لکھوں کہاں تک
 ہنگاموں سے قرض لوں کہاں تک
 دکھ سے ہی گلے ملوں کہاں تک
 اپنے ہی لیے جلوں کہاں تک
 پھول اُس کے لیے چنوں کہاں تک

- (۲) درج ذیل سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔
 (i) شاعرہ کے آنچل پھٹنے کی وجہ بیان کیجیے۔
 (ii) گھر میں شاعرہ کے دم گھٹنے کا سبب لکھیے۔
 (۲) درج ذیل شعر کی استحصانی وضاحت کیجیے۔

سکھ سے بھی تو دوستی کبھی ہو دکھ سے ہی گلے ملوں کہاں تک

قطعہ (ص ۹۸)

سرگرمی نمبر (2) (ج)

- [4] (ج) درج ذیل شعری قطعے کا بغور مطالعہ کر کے استحضار کلام کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔
(1) درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔
(2)

	چمن / گلشن سے تعلق	
	رکھنے والے الفاظ	

دیکھتے ہیں جلوہ گل ہائے رنگا رنگ ہم	مثل زرگس اس چمن میں جب تلک ہے چشم وا
آخرش ہو گا وہی اک دن خزاں کے ہاتھ سے	جو کہ عالم اپنا اس نشوونما سے پہلے تھا
ہے غنیمت کوئی دم نظارہ رنگ بہار	پھر کہاں یہ گلشن و گل اور یہ سبزہ، ہوا

- (2) 'ہے غنیمت کوئی دم نظارہ رنگ بہار' کی وضاحت اپنے الفاظ میں کیجیے۔

حصہ ۳- اضافی مطالعہ۔ کل نمبرات [12]

خاکہ نمبر ۱۔ منٹو: میرا دوست، میرا دشمن (ص ۱۱۸)

سرگرمی نمبر (۳) الف

- [6] درج ذیل اضافی مطالعے کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔
(1) درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔
(2)

	منٹو کا حلیہ	

گھمسان کے بیچ میں نے ایک بار کنارے ہو کر غور سے دیکھا۔ موٹے موٹے شیشوں کے پیچھے لپکتی ہوئی بڑی بڑی سیاہ پتلیوں والی آنکھیں جنہیں دیکھ کر مجھے بے ساختہ مور کے پر یاد آگئے۔ مور کے پر اور آنکھوں کا کیا جوڑ؟ یہ مجھے کبھی نہ معلوم ہو سکا مگر جب بھی میں نے ان آنکھوں کو دیکھا، مجھے مور کے پر یاد آگئے۔ شاید رعونت اور گستاخی کے ساتھ ساتھ ان میں بے ساختہ شگفتگی مجھے مور کے پروں کی یاد دلاتی تھی۔ ان آنکھوں کو دیکھ کر میرا دل دھک سے رہ گیا۔ انہیں تو میں نے کہیں دیکھا ہے۔ بہت قریب سے دیکھا ہے۔ قہقہہ لگاتے، سنجیدگی سے مسکراتے، طنز کے نشتر برساتے اور پھر نزع کے عالم میں پتھراتے! وہی نازک نازک ہاتھ پیر، سر پر ٹوکرا بھر بال، پتھکے زرد زرد گال اور کچھ بے تکے سے دانت۔ نہ جانے کس بات پر میں نے کہا، ”یہ بالکل غلط۔“ اور ہم باقاعدہ لڑ پڑے۔

”آپ کج بجھی کر رہی ہیں۔“

”حماقت ہے یہ۔“

”دھاندلی ہے، عصمت بہن!“

”آپ مجھے بہن کیوں کہہ رہے ہیں۔“ میں نے چڑ کر کہا۔

”نہیں کہتا۔“

”میرے بارے میں میرے بھائیوں کے خیالات بھی کچھ خوش گوار نہیں ہیں۔ یہ آپ کو کھانسی ہے۔ اس کا علاج کیوں نہیں کرتے؟“
”علاج“ تین سال ہوئے ڈاکٹروں نے کہا تھا سال بھر میں مر جاؤ گے، تمہیں ٹی بی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ میں نے نہ مر کر ان کی پیشین

گوئی کو سچا ثابت نہ ہونے دی۔ ان سے تو میسریم اور جادو کرنے والے زیادہ عقل مند ہوتے ہیں۔“

”یہی آپ سے پہلے ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے۔“

”کون بزرگ؟“

”میرے بھائی، عظیم بیگ، نومن مٹی کے نیچے آرام فرما رہے ہیں۔“

(2) (۲) درج ذیل کے لیے صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔

(i) شاید رعونت اور گستاخی کے ساتھ ساتھ ان میں بے ساختہ شگفتگی مجھے.....

(الف) مور کے پروں کی یاد دلاتی ہے۔

(ب) عقاب کے پروں کی یاد دلاتی ہے۔

(ج) مرغی کے پروں کی یاد دلاتی ہے۔

(د) چڑیا کے پروں کی یاد دلاتی ہے۔

(ii) نہ جانے کس بات پر میں نے کہا،.....

(الف) ”یہ موزوں ہے۔“

(ب) ”یہ بالکل صحیح ہے۔“

(ج) ”یہ بالکل غلط۔“

(د) ”یہ بالکل نامناسب ہے۔“

(iii) ”میرے بارے میں میرے بھائیوں کے خیالات بھی.....“

(الف) کچھ خوش کن نہیں ہیں۔“

(ب) کچھ بہتر نہیں ہیں۔“

(ج) کچھ برے نہیں ہیں۔“

(د) کچھ خوش گوار نہیں ہیں۔“

(iv) تین سال ہوئے ڈاکٹروں نے کہا تھا سال بھر میں مر جاؤ گے،.....

(الف) تمہیں ٹی.بی. ہے۔

(ب) تمہیں تپ دق ہے۔

(ج) تمہیں کینسر ہے۔

(د) تمہیں ذیابیطس ہے۔

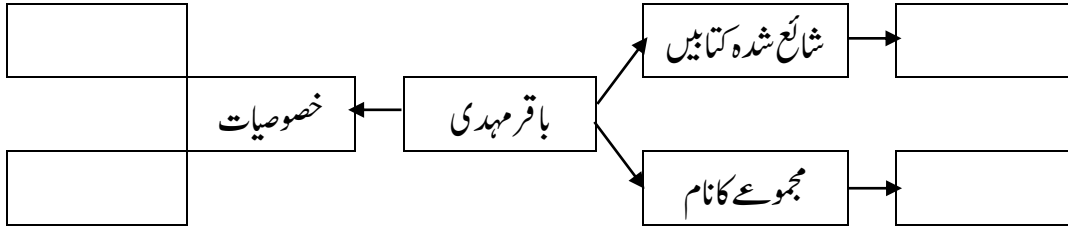
(۳) علاج کے دوران معالج کی ہمدردانہ گفتگو پر اظہارِ خیال کیجیے۔ (2)

خاکہ نمبر ۲۔ عرف باقر مہدی (ص ۱۲۳)

سرگرمی نمبر (۳) الف

[6] درج ذیل اضافی مطالعے کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

(1) باقر مہدی سے متعلق شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)



باقر مہدی کے نئے مجموعہ کلام ’ٹوٹے شیشے کی آخری نظمیں‘ کی اشاعت پر ممبئی کے ادیبوں اور شاعروں کی ایک ادبی نشست ۱۰ ارب ستمبر ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوئی۔ یہ مضمون اسی جلسے میں پڑھا گیا۔ مضمون پڑھنے سے پہلے راقم نے حاضرین جلسہ کے روبرو صاحبِ محفل سے یہ اقرار نامہ لکھوایا کہ وہ اس مضمون کے بارے میں راقم سے کوئی باز پرس نہیں کریں گے۔ ایسا نہیں ہے کہ باقر مہدی صاحب کتابی صورت میں پہلی بار چھپے ہوں۔ ان کی کم سے کم تین کتابیں پہلے بھی شائع ہو چکی ہیں لیکن جب ان کی آخری نظموں کا مجموعہ شائع ہوا تو ان کے قریب کے دوستوں کو بڑی مسرت ہوئی اور اسی مسرت کے اظہار کے سلسلے میں انھوں نے یہ جلسہ منعقد کیا کہ باقر مہدی صاحب کو ان کی آخری نظموں کی اشاعت پر مبارکباد دی جائے۔ معلوم نہیں باقر مہدی صاحب کی نکتہ رس نگاہ اس نکتے پر کیوں نہیں پڑی۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ وہ اپنے دوستوں سے اس ذہانت کی توقع نہ رکھتے ہوں۔ بہر حال مجھے بھی اس خوشی میں شریک ہونا تھا اس لیے میں بھی ان کی خدمت میں نذرانہ تحفیت لے کر حاضر ہوا ہوں اور آپ جانتے ہیں کہ آج کل کے زمانے میں عقیدت کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

باقر مہدی شاعر ہیں، نقاد ہیں، مقرر ہیں لیکن اپنے غیر مربوط مضمون میں ان کی شاعرانہ صلاحیتوں اور تنقیدی شعور کے بارے میں میرا کچھ عرض کرنا سراسر ناانصافی ہوگی۔ یوں ناانصافی سے باقر مہدی صاحب کو بڑا شغف رہا ہے لیکن مجھے ان کی صحبت کا فیض حاصل ہونے کے باوجود ناانصافی کی مشق نہیں ہوئی ہے اس لیے میں اس سے احتراز کروں گا اور صرف ان کی شخصیت کے بارے میں رفاہ عام کی خاطر کچھ عرض کروں گا۔ میں جو کچھ عرض کروں گا، اس سے میرا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ خود اپنے آپ سے متفق نہ ہونے کا فن میں نے صاحب موصوف سے سیکھا

ہے۔ موصوف اپنے آپ سے بھی متفق نہیں ہو کرتے۔ اختلاف رائے کی یہ منزل تنقید کے میدان میں آخری منزل سمجھی جاتی ہے۔ باقر مہدی کو اس منزل پر پہنچے ہوئے مدت ہو گئی۔

(۲) درج ذیل کے لیے صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔

(i) 'معلوم نہیں باقر مہدی صاحب کی نکتہ رس نگاہ اس نکتے پر کیوں نہیں پڑی۔' اس بیان میں 'نکتہ' کے لیے صحیح متبادل تلاش کیجیے۔
الف) دوستوں کی ذہانت پر اعتماد نہ تھا۔

ب) آج کل عقیدت کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ج) دوستوں کو خوشی تھی کہ باقر مہدی کی آخری نظموں کی اشاعت ہو گئی ہے۔

د) ان کی کم سے کم تین کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

(ii) میں جو کچھ عرض کروں گا،.....

الف) اس سے کسی کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

ب) اس سے سبھی کا متفق ہونا ضروری ہے۔

ج) اس سے میرا متفق ہونا ضروری ہے۔

د) اس سے میرا متفق ہونا ضروری نہیں۔

(iii) اختلاف رائے کی یہ منزل.....

الف) تنقید کے میدان میں پہلی منزل سمجھی جاتی ہے۔

ب) ادب کے میدان میں آخری منزل سمجھی جاتی ہے۔

ج) تنقید کے میدان میں آخری منزل سمجھی جاتی ہے۔

د) ادب کے میدان میں پہلی منزل سمجھی جاتی ہے۔

(iv) ان کی شاعرانہ صلاحیتوں اور تنقیدی شعور کے بارے میں.....

الف) آپ کا کچھ عرض کرنا سراسر ناانصافی ہوگی۔

ب) میرا کچھ عرض کرنا سراسر ناانصافی ہوگی۔

ج) میرا کچھ عرض نہ کرنا ناانصافی نہیں ہوگی۔

د) آپ کا کچھ عرض نہ کرنا ناانصافی نہیں ہوگی۔

(۳) 'تنقید' میں اعتدال ضروری ہے۔ اس بیان کی مختصر وضاحت کیجیے۔ [2]

- [6] سرگرمی نمبر (۳) (ب) درج ذیل میں سے کوئی دو سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔
- (۱) مصنفہ اور منٹو کی پہلی ملاقات کا احوال اپنے الفاظ میں لکھیے۔
 - (۲) منٹو کا سر اپا مصنفہ کی زبانی بیان کیجیے۔
 - (۳) خاکے کے حوالے سے باقر مہدی کے مزاج پر مختصر روشنی ڈالیے۔
 - (۴) منٹو کے پاکستان جانے کے بعد کے حالات مختصراً تحریر کیجیے۔
 - (۵) قاضی سلیم کے تعلق سے مصنف اور باقر مہدی کا واقعہ بیان کیجیے۔

حصہ ۴۔ قواعد۔ کل نمبرات [16]

سرگرمی نمبر ۴ (الف) نثری قواعد

- [6] ہدایات کے مطابق ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔
- (2) (۱) درج ذیل محاوروں کا جملوں میں استعمال کیجیے۔
 - (i) پانی پھیرنا
 - (ii) دم گھٹنا
 - (2) (۲) ہدایت کے مطابق کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے۔
 - (i) ابھی دن نہیں نکلا تھا۔ (مثبت جملے میں تحویل کیجیے)
 - (ii) کیا ہمیں والدین کی فرمانبرداری نہیں کرنی چاہیے؟ (جملے کے استفہام کو اقرار میں تبدیل کیجیے)
 - (2) (۳) ہدایت کے مطابق کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے۔
 - (i) میری دوکان کیسے برباد ہو گئی؟ (صرنی تجزیہ کیجیے)
 - (ii) گورا وہی حرکتیں کرتا تھا جو لفٹنی کے منافی تھیں۔ (جملے کی قسم بتا کر نحوی تجزیہ کیجیے)
 - (2) (۴) ذیل کے جملوں میں موجود لفظی مرکبات کو جدول کے مطابق تقسیم کیجیے۔
 - (i) آج ریل گاڑی بالکل وقت پر آئی تھی۔
 - (ii) سرکاری کاغذات پر دستخط کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔

ہندی + انگریزی	فارسی + عربی

سرگرمی نمبر ۴ (ب) شعری قواعد

[6]

ہدایات کے مطابق ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

(۱) ہدایت کے مطابق کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے۔

(i) درج ذیل شعر کی صنعت پہچان کر اس کی قسم بتائیے۔

دل کو مرے ہر ایک طرح مطمئن بنا غم دے تو غم کے ساتھ کوئی غم گسار دے

(ii) درج ذیل شعر سے لف و نشر سے ربط رکھنے والے الفاظ آمنے سامنے لکھیے۔

بحر و بر میں جھاڑ دے دامن اگر تو فیض کا قطرہ ڈرے بہا ہو، لعل سنگ بے بہا

(۲) درج ذیل اشعار میں سے کسی ایک شعر میں آنے والی تجنیس کا نام لکھیے۔

(i) چشم غضب سے نیم نگہ میرے واسطے اک نیچہ ہے زہر میں گویا بجھا ہوا

(ii) دیوار کھڑی کرتے ہوئے راہ میں راہی کہتا ہے کہ سایے کو شجر آئے نہ آئے

(۳) درج ذیل شعر میں سے کسی ایک شعر کی تقطیع کیجیے اور بحر کا نام لکھیے۔

(i)	ادب تا چند اے دستِ ہوس قاتل کے دامن کا	سنجھل سکتا نہیں اب دوش پر بوجھ اپنی گردن کا
(ii)	کڑا پن آگے مردانِ خدا کے چل نہیں سکتا	کفِ داؤد میں یکساں ہے عالم موم و آہن کا

(iii)	مقاماتِ اربابِ جاں اور بھی ہیں	مکان اور بھی لامکان اور بھی ہیں
(iv)	مکمل نہیں ہے جنونِ تجسس	مسلسل جہاں در جہاں اور بھی ہیں

حصہ ۵- اطلاقی تحریری سرگرمیاں۔ کل نمبرات [18]

سرگرمی نمبر ۵

(الف) کورونا وائرس سے پھیلنے والی بیماری کو وڈ ۱۹ سے متعلق طلبہ کو معلومات فراہم کرنے کے لیے شہر کے معروف ڈاکٹر سے انٹرویو کے سوالات

ترتیب دیجیے۔ [6]

(ب) آپ کے ادارے کی جانب سے منعقدہ سلور جوبلی تقریری مقابلے کی روداد قلم بند کیجیے۔ [6]

(ج) فیچر نویسی کے تعلق سے برقی جانے والی احتیاط پر روشنی ڈالیے۔ [6]